

قیدیوں میں کسی شاعر کو اس کتے کا قصیدہ لکھنے پر مجبور کیا جاتا ہے، جو سب کو کورس میں گانا پڑتا ہے۔ — نجیب کیلانی نے کہانی تو بیان کر دی ہے لیکن تبصرہ نگار اس کی جھلک بھی نہیں دکھا سکتا۔

۶۳ برس کے بعد اخوان کو مصر میں آزادی سے سانس لینے کا موقع ملا ہے۔ نجیب کیلانی نے مختلف ممالک کے دورے کیے اور مختلف تہذیبوں اور معاشروں کا مطالعہ کیا۔ نائیجیریا کے انقلاب کے بعد اور اتھوپیا کے دورے کے بعد فلسطین کے قیام کے دوران خصوصی ناول لکھے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی اُن کی بہت سی تصانیف ہیں اور کئی ادبی انعامات بھی ان کو ملے ہیں۔ یقیناً وہ اسلامی ادب کے میدان کی منفرد شخصیت ہیں۔ نجیب کیلانی کے دوسرے ناولوں کے ترجمے بھی پیش کرنے چاہئیں۔ اس وقت جب کہ ’عرب بہار‘ کے بعد اخوان المسلمون توجہ کا مرکز ہے، اس ناول کو ہر پڑھے لکھے فرد تک پہنچانا چاہیے۔ (مسلم سجاد)

سید مودودیؒ، ایک مشاہدہ، ایک موازنہ، ڈاکٹر مالک بدری۔ ناشر: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، اکیڈمی بک سنٹر، ڈی-۲۵، بلاک ۸، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔ ۷۵۹۵۰۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۲۰ روپے۔

سوڈان کے عالم ڈاکٹر مالک بدری نے مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ سے اپنے تعلق کے آغاز و ارتقا پر کئی سال پہلے انگریزی میں ایک مضمون لکھا تھا۔ سید مودودیؒ کی کرشماتی شخصیت اور ان کی پُر تاثیر کلامی نگارشات پر یہ ایک عمدہ تحریر ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ماہنامہ ترجمان القرآن کی سید مودودیؒ پر اشاعت خاص میں شائع ہوا (مئی ۲۰۰۴ء)۔ اب ادارہ معارف اسلامی کراچی نے کسی اظہار تشکر کے بغیر زیر نظر کتابچے کی شکل میں شائع کیا ہے۔

مصنف پہلے پہل ۵۰ کے عشرے میں امریکن یونیورسٹی بیروت کے زمانہ طالب علمی میں سید مودودی سے آشنا ہوئے تھے۔ ان دنوں وہ اخوان المسلمون سے متاثر تھے مگر اخوان کی بعض پالیسیوں کے بارے میں شدید بے اطمینانی کا شکار تھے۔ اتفاقاً رسالہ دینیات (کا انگریزی ترجمہ) ان کے ہاتھ لگا، بس اسی تحریر نے انھیں سید مودودیؒ کا گرویدہ بنا دیا۔ کہتے ہیں: ”سید مودودیؒ نے میرے اس تمام ذہنی اور روحانی خلجان کو دور کر دیا جس کا شکار میں امریکی یونیورسٹی کے نام نہاد اسلامی فلسفہ کورس پڑھنے کے دوران ہو چکا تھا“۔